اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

The ALFAZL QADIAN.

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر - غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۳۵۱

فی پرچہ ۲ر

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند عـ۱۰ر

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند عـ۱۲ر

نمبر ۴۶	مورخہ ۱۴ر اکتوبر ۱۹۳۰ء	یوم سہ شنبہ	مطابق ۲۱ر جمادی الاول ۱۳۴۹ ہجری	جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور ابھی تک ایک سیاسی تصنیف میں بدستور مشغول ہیں:۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب دورہ سے واپس تشریف لے آئے ہیں:۔

مولوی چراغ الدین صاحب مولوی۔ فاضل اپنے علاقہ سرحد کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی غیرت کے امتحان کا وقت

خاتم النبیین نمبر کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے

جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی اعدائے اسلام کے لئے نہایت اضطراب انگیز ہے۔ اور وہ ہماری ہر تحریک کو ناکام کرنے کے لئے بے تاب رہتے ہیں۔ الفضل کا خاتم النبیین نمبر صرف اس غرض سے شائع کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ مسلم و غیر مسلم جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقیقی مقام سے ناواقف ہیں۔ ان کے سامنے حضور کی سیرت پاک کے مختلف پہلو پیش کر کے انہیں اس حقیقی نور کے قریب کیا جائے۔

لیکن ہمارا یہ اقدام بھی مخالفین کو ناگوار گذر رہا ہے۔ چنانچہ اخبار زمیندار نے اپنے قارئین میں تحریک کی ہے۔ کہ وُہ میدان میں آئیں۔ اور تہیہ کر لیں۔ کہ الفضل کے اس خاص نمبر کا ایک پرچہ بھی نہیں بکنے دیں گے ۞

اس کے جواب میں جماعت احمدیہ کے غیور اور پُر جوش نوجوانوں کا کیا فرض ہونا چاہیئے۔ یہی کہ وُہ عملاً ثابت کر دیں۔ کہ ان کے جوشِ عمل کی رو کے آگے اعداء کی پیدا کردہ روکاوٹیں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ اور اس کا یہی طریق ہے کہ اس پرچہ کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں فروخت کر کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کو بلند کریں۔ اور ثواب دارین حاصل کریں ۞

گذشتہ پرچہ میں اس پرچہ کے چند ایک مضمون نگاروں کے نام درج کیے گئے تھے۔ اور اس پرچہ میں مکمل فہرست دینے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ مگر چونکہ مضامین ہماری امید سے بڑھکر موصول ہوئے ہیں۔ اس لئے ابھی مکمل فہرست شائع نہیں کیجا سکتی۔ ان دنوں میں حضرت مولانا شیر علی صاحب جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے نہایت قابل قدر مضامین کے علاوہ شعرائے لکھنؤ کی بعض نہایت دلپسند نظمیں بھی موصول ہوئی ہیں ۞

بہترین نظم کے لئے میڈل

سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کی تقریب پر میری طرف سے ۲ ایک میڈل اس شاعر کو دیا جائے گا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے کسی پہلو پر بہترین اُردو یا پنجابی نظم لکھے گا۔ کوئی صنعت۔ بحر یا قافیہ مقرر نہیں ۞ اشعار پندرہ سے زائد نہ ہوں ۞ نظم ۲۶ اکتوبر سے پہلے میرے پاس مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ جائے ۞ احقر ملک عبدالرحمٰن خادم متعلم ایم۔ اے۔ محلہ جٹاں۔ گجرات پنجاب ۞

سالٹ پانڈ مشن کی تبلیغی رپورٹ

۱۴ر جولائی کو سالٹ پانڈ سے اکواسم کروم کی طرف روانہ ہُوا راستہ میں مانکسیم۔ ایانیم۔ اور اباڈوم کی جماعتوں سے ملاقات کی۔ ایک چیف نے چار احمدیوں کو بُھوت ہونے کے الزام میں جرمانہ کیا ہُوا تھا۔ ۱۵ر جولائی ان چاروں کو لے کر اوماحین (رسٹرار) کے پاس گیا۔ اوماحین کے کلرکوں کو سمجھانے کی کوشش کی وہ نہ سمجھے۔ کیونکہ وہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ دنیا میں بہت سے بھوت بستے ہیں۔ جو انسانوں میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور ایسے انسان دوسرے لوگوں کو جسقدر چاہیں۔ تکلیف دے سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ جان سے بھی مار سکتے ہیں۔ مَیں نے مطالبہ کیا۔ کہ اگر کوئی بھوت ہے۔ تو اسے میرے پاس لاؤ۔ کہنے لگے۔ کہ وہ آپ سے ڈرتے ہیں۔ اوماحین کے گاؤں میں ۱۵ غیر احمدی رہتے ہیں۔ انہیں تبلیغ کی۔ دو تعلیم یافتہ اصحاب کو بھی تبلیغ کی۔

اگلے روز آگے جا رہا تھا۔ کہ راستہ میں لاری خراب ہو گئی اور ۵ گھنٹے سڑک پر جنگل میں ٹھیرنا پڑا۔ رات ایک گاؤں میں بسر کی۔ جہاں میزبان کو تبلیغ کی گئی۔ ونیبا میں پہنچکر ڈسٹرکٹ کمشنر سے ملنے کے لئے گیا۔ اور جن بھوت کے مقدمہ کا حال سنایا آپ نے ہر قسم کی امداد دینے کا وعدہ کیا۔ انشاء اللہ آپ کی عدالت میں اوماحین کے فیصلہ کے خلاف اپیل کی جائے گی۔ جن بھوت کے مقدمات یہاں روزمرہ ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کا انسداد ضروری ہے۔ تاکہ جماعت کو ٹھوکر نہ لگے۔

احمدیہ سکول موسمی تعطیلات کے بعد ۲۱ر جولائی کو کھل گیا اور اساتذہ اور طلباء اپنے اپنے کام میں مشغول ہیں۔ قریباً چھ ماہ کا عرصہ ہُوا۔ کہ مَیں نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں عرض کیا تھا۔ کہ ہمارے سکول کے اساتذہ عیسائی ہیں۔ جن کی نگرانی کے لئے مبلغ کا بہت وقت سالٹ پانڈ میں خرچ ہو جاتا ہے اور دور دور کے علاقوں میں تبلیغ کا موقعہ نہیں ملتا۔ باوجود تبلیغ کے سکول کے استاد اسلام کی طرف متوجہ نہیں ہوئے۔ آپ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں قبول حق کی توفیق دے۔ یہ ایک بیّن ثبوت ہے حضرت خلیفۃ المسیح کے خدا رسیدہ ہونے کا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم سے ہمارے سکول کے موجودہ ہیڈ ماسٹر مسٹر جارج ہیوز مسلمان ہو کر احمدیت میں داخل ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ استقلال عطا فرمائے۔ اور حلاوت ایمان سے مستفید کرے۔ اگر اللہ تعالےٰ نے چاہا۔ تو آپ کا جماعت میں داخل ہونا میرے بوجھ کو کسی قدر ہلکا کرے گا۔ اور مجھے موقع ملے گا۔ کہ ان شہروں میں اسلام کے متعلق لیکچر دُوں جہاں پہلے تبلیغ نہیں ہو سکی۔

مغربی افریقہ کے عیسائیوں کی ذہنیت اس قسم کی ہے۔ کہ یہ سننا بھی گوارا نہیں کرتے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے حقیقی بیٹے نہیں۔ کیونکہ وہ بیٹوں سے پاک ہے۔ یا یہ کہ کفارہ باطل ہے۔ اور یہ قطعاً ضروری نہ تھا۔ کہ ہمارے گناہ بخشنے سے پہلے اللہ تعالےٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر مارتا۔ یا یہ کہ عملی طور پر مسیح کے کفارے نے ان کو کچھ فائدہ نہ دیا۔ ذرا ذرا سی بات پر مشتعل ہو جاتے ہیں۔ اس لئے مَیں نے خیال کیا کہ بائیبل سے حضرت رسول کریم صلعم کی آمد کے متعلق پیشگوئیاں ان کو سنائی جائیں۔ تاکہ اپنی ہی کتاب سے اسلام کی صداقت دیکھ کر ہماری طرف توجہ کریں۔ سو مَیں نے اسی غرض کے لئے سالٹ پانڈ میں تین لیکچر "حضرت محمد صلعم تورات اور انجیل میں" کے موضوع پر دیئے۔ کہ عیسائیوں کا تعصب اسی سے ظاہر ہے کہ باوجودیکہ ۹۰ کے قریب لوگوں نے ہمارے نوٹس پر دستخط کئے پہلے لیکچر میں بہت کم لوگ شامل ہوئے۔ لیکن پھر بھی اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے لیکچر دیا گیا۔ جو اس قدر مقبول ہُوا۔ کہ حاضرین نے درخواست کی۔ کہ اسی مضمون پر آئندہ لیکچر ہو۔ سو دوسرا لیکچر بھی دیا۔ اس میں حاضرین کی تعداد پہلے سے زیادہ تھی پھر ہم نے تیسرا لیکچر دیا۔ جس میں حاضرین کی تعداد پہلے سے بھی بہت زیادہ تھی۔ ان لیکچروں میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان بتائی گئی۔ جو بائیبل کی پیشگوئیوں سے ظاہر ہوتی ہے۔ اور اپیل کی۔ کہ عیسیٰؑ کی سچی محبت کا تقاضا یہ ہونا چاہیئے۔ کہ موعود عیسیٰ پر ایمان لایا جائے۔ یہاں کے رومن کیتھولک پادری کو لیکچر سننے کی دعوت دی گئی۔ مگر آپ تشریف نہ لائے۔ ان لیکچروں کے نتیجہ میں اسلام کے متعلق دلچسپی بڑھ رہی ہے۔ ہمارے سکول کے استاد اسلام قبول کرنے کے متعلق غور کر رہے ہیں۔ اور بھی بعض لوگ فرصت کے اوقات میں معلومات حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ جلد اسلام کا بول بالا کرے۔

خاکسار نذیر احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۴۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۰ء | جلد ۱۸

اچھوت اقوام اور مردم شماری

وائسرائے ہند کے نام ضروری درخواست

ہندو قوم اچھوتوں کے ساتھ جو انسانیت سوز اور اخلاق کش سلوک کرتی آئی ہے۔ وہ حد درجہ ظالمانہ اور شرمناک ہونے کے علاوہ ہندوستان کے لئے نہایت رسواکن۔ اور اس ملک کو مہذب ممالک میں بدنام کرنے والا ہے؛

باوجود اس سفاکی کے ہندوؤں کی ہوشیاری قابل داد ہے۔ کہ سرکاری کاغذات میں انہیں ہندو لکھوا کر نظام حکومت میں زیادہ سے زیادہ حصے لے رہے ہیں۔ اور ان کی اکثریت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہندوستان پر عملاً حکومت کر رہے ہیں۔ لیکن یہ وہ زمانہ ہے۔ جب آفتاب علم و تہذیب پوری شان کے ساتھ جلوہ گر ہے۔ اور اس کی بصیرت افروز کرنوں کا ان نام نہاد اچھوتوں پر پڑنا بھی ضروری اور فطرتی امر ہے۔ جنہیں ہندوؤں نے جہالت کے عمیق گڑھے اور ذلت و پستی کے تنگ و تاریک غار میں پھینک رکھا ہے؛

جوں جوں مردم شماری کے ایام قریب آ رہے ہیں۔ ہندوؤں کے اندر بے چینی اور اضطراب بڑھتا جا رہا ہے۔ اور وہ اس کوشش میں ہیں۔ کہ جس طرح بھی ہو سکے۔ اچھوتوں کو اپنے ساتھ ہی رکھا جائے۔ اور وہ اپنے آپ کو ایک علیحدہ قوم نہ لکھوائیں۔ اس کے لئے ان کی ہمدردی کے بڑے بڑے دعوے کئے جا رہے ہیں۔ انہیں اپنا بھائی بتایا جا رہا ہے اور جو ان کے ساتھ ہمدردی کے طور پر یہ سوال اٹھائے۔ کہ اچھوت ہندوؤں سے علیحدہ ہستی ہیں۔ ہندو اخبارات ان کے سنگ کا نشانہ ہو جاتے ہیں؛

لیکن یہ امر اطمینان بخش ہے۔ کہ اب خود اچھوت بھی اپنی ذلت کو محسوس کر کے اس سے نکلنے کا تہیہ کر کے میدان عمل میں اتر چکے ہیں۔ اور اپنی علیحدہ اور جداگانہ ہستی کو برقرار رکھنے کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ اسی سلسلہ میں آدی ہندو سبھا فیروزپور چھاؤنی نے حضور وائسرائے ہند کے نام ایک درخواست ارسال کی ہے۔ جس میں ہندوؤں کی عیاری پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ وہ ہمیں ہندو لکھوانے کی کوشش میں ہیں لیکن مردم شماری کا حقیقی منشاء و مقصد یہ ہوتا ہے۔ کہ ہر مذہب و خیال کے لوگوں کی صحیح صحیح تعداد معلوم ہو سکے؛

ہندو شاستروں اور ہندوؤں کے طرز عمل نے اس بات کو پایۂ ثبوت تک پہنچا دیا ہے۔ کہ اچھوت اقوام کا ہندوؤں سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔ اور وہ ایک بالکل جداگانہ قوم ہے۔ اور جب تک منوسمرتی اور دوسرے ہندو شاستروں کا وجود دنیا میں ہے۔ اور ہندو انہیں مقدس اور اپنے لئے واجب العمل خیال کرتے ہیں۔ اس وقت تک ان سے کسی بہتر سلوک کی توقع نہیں ہو سکتی۔ اور ان چیزوں کی موجودگی میں ہندوؤں کے اچھوتوں سے ہمدردی اور اخوت کے دعاوی سراسر باطل اور بے بنیاد ہیں؛

ان تمام حقائق کو پیش کرتے ہوئے وائسرائے سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ ایسے انتظامات کریں۔ کہ اچھوتوں کی قومیت صحیح طور پر درج ہو۔ اور ان کے ساتھ کسی قسم کی ناانصافی نہ ہونے پائے؛

ہم اس عرضداشت کے ایک ایک لفظ کے ساتھ متفق ہیں۔ اور ذمہ وار افسران کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ اس امر کا پوری طرح انتظام کریں۔ کہ چالاک ہندو بھولے بھالے سادہ لوح اور بے علم اچھوت کے ساتھ کوئی فریب نہ کرنے پائے انسانیت سے ہمدردی رکھنے اور مظلوم کی ہمدردی کا دم بھرنے والے افراد پبلک سے بھی ہماری درخواست ہے کہ اس معاملہ میں اچھوتوں سے زیادہ مظلوم کوئی نہیں۔ اور جہاں تک ان کے بس میں ہو۔ وہ ان کی مدد کریں۔ اور جس حد تک ممکن ہو۔ اس امر کا خیال رکھیں۔ کہ اچھوتوں کو ہندوؤں کے خانہ میں درج نہ کیا جا سکے؛

مقدمہ سازش لاہور کا فیصلہ

پندرہ ماہ کی سماعت کے بعد مقدمہ سازش لاہور کا فیصلہ ۷۔ اکتوبر کو سنا دیا گیا۔ اور تین ملزمان کو پھانسی۔ چھ کو عبور دریائے شور۔ ایک کو سات سال اور ایک کو پانچ سال قید کی سزا ہوئی۔ اور تین کو بری کر دیا گیا۔ ملزمان کی طرف سے کوئی صفائی پیش نہیں کی گئی۔ اور فیصلہ کرتے ہوئے جو امور ٹریبونل کے سامنے تھے انہیں مدنظر رکھتے ہوئے اس فیصلہ کو بے جا نہیں کہا جا سکتا۔ ہاں اگر صفائی کے لئے شہادتیں پیش کی جاتیں۔ اور تصویر کا دوسرا رخ بھی سامنے آتا۔ تو اس صورت میں اس پر کسی قسم کی رائے زنی کی جا سکتی تھی۔ بہر حال اس قدر نوجوانوں اور خصوصاً ایسے نوجوانوں کا جو شمع وطن کے پروانے ہیں۔ اس طرح ضائع ہو جانا نہایت افسوسناک ہے۔ اور اگر نوجوانوں کے اندر تشدد کی جو روح پیدا ہو رہی ہے۔ اسے روکنے کے لئے کانگریس نے اپنے اثر و رسوخ سے کام نہ لیا۔ تو معلوم نہیں ابھی کتنی بار ایسے ہی افسوسناک واقعات پیش آئیں؛

جس کام کی پبلک طور پر تعریف کی جائے۔ اور اسے سرانجام دینے والوں کو قومی ہیرو بنایا جائے۔ اس کے لئے اور لوگوں کا میدان عمل میں آنا یقینی ہوتا ہے۔ اور اس لئے تشدد پسند نوجوانوں کے متعلق کانگریسی پروپیگنڈا بھی یقیناً کئی ایک دوسرے لوگوں کو اسی راستہ پر چلنے کی ترغیب کا موجب ہوگا۔ لیکن حکومت جب تک قائم ہے۔ قانونی مجرم تعزیر سے بچ نہیں سکتے۔ اس لئے ایسا طریق اختیار کرنا چاہیئے جس سے ملک کے نوجوان اس طرح تباہ ہونے سے بچ جائیں؛

ملاپ ۱۳۔ اکتوبر اس فیصلہ پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"اگر ملزم اپنی پوری صفائی پیش کرتے۔ یا ان کو پوری صفائی پیش کرنے کا موقعہ اور پوری سہولتیں دی جاتیں تو بھی فاضل ججان متذکرہ فیصلہ کے بالکل مختلف فیصلہ لکھنے پر مجبور ہو جاتے؛"

یہ بات بالکل غلط ہے۔ کہ ملزموں کو صفائی پیش کرنے کے راستہ میں کوئی روکاوٹیں تھیں۔ تمام ملزموں کے ساتھ یکساں سلوک ہوتا ہے۔ اور پھر وہ ان حالات میں ہی صفائی پیش کرتے۔ اور بری بھی ہو جاتے ہیں؛

مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کو امداد

یو پی کے اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ یو پی گورنمنٹ نے مسلمانوں کی تعلیمی پستی کو محسوس کیا۔ اور اس پہلو میں انہیں سہولتیں بہم پہنچانے کی غرض سے عملی طور پر بھی قدم اٹھایا ہے چنانچہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے تین لاکھ روپیہ سالانہ کی گرانٹ منظور کی ہے۔ اور اس میں سے نصف روپیہ بطور قسط اول ادا بھی کر دیا ہے۔ نظام حکومت آج کل عملاً ہندو قوم کے ہاتھ میں ہے۔ اور ہندو ذہنیت یہی ہے۔ کہ جہاں تک ہو سکے مسلمان کو کچھ فائدہ نہ پہنچنے دیا جائے۔ اور اس صورت حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے مسلمانوں کو جو کچھ بھی مل جائے۔ وہ ان کے استحقاق اور جائز حصہ کے مقابلہ میں خواہ کتنا ہی حقیر کیوں نہ ہو۔ قابل قدر اور لائق تحسین ہے۔

شراب کا اثر انسانی صحت و اخلاق پر

مؤقر معاصر ہمت ۹ ر اکتوبر نے پروفیسر میکڈگل کی جو سائیکالوجی کے ایک زبردست ماہر مانے جاتے ہیں۔ شراب کے متعلق حسب ذیل رائے نقل کی ہے:-

"شراب ہرگز طاقتور چیز نہیں۔ بلکہ اس سے نشہ پیدا ہوتا ہے جن لوگوں کو شراب نوشی سے اپنا جسم قوی نظر آتا ہے۔ وہ دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔ اول تو یہ ناپاک چیز جلد ہیں دوران خون تیز کر دیتی ہے۔ دوم حیوانی جذبات کو روکنے کی طبائع میں جو قوت ہوتی ہے۔ وہ بالکل فنا ہو جاتی ہے۔ سوم یہ ایک نہایت تحلیل ہونیوالی غذا ہے۔ جس کے استعمال سے کوئی فائدہ نہیں۔"

شراب زیادہ تر یورپین ممالک میں ہی مرغوب ہے۔ لیکن اب ان کا خیال بھی اس کے متعلق تبدیل ہوتا جا رہا ہے۔ جو ان کی کوششوں سے معلوم ہو سکتا ہے۔ جو وہ اس کے استعمال کو روکنے کے لئے عمل میں لا رہے ہیں۔ اور انہیں مدنظر رکھتے ہوئے یہ امر نہایت آسانی سے سمجھ میں آ سکتا ہے۔ کہ یورپ انجام کار اسلام کے دروازہ پر جھکیگا۔

آریہ سماج مندر کی تلاشی

شاہ آباد ضلع کرنال میں ایک سیاسی مقدمہ کی تفتیش و تحقیق کے دوران میں پولیس نے آریہ سماج مندر کی بھی تلاشی لی۔ اس پر آریہ اخبارات بہت شور مچا رہے ہیں۔ اور بہت پروٹسٹ کر رہے ہیں۔

بے شک یہ صحیح ہے۔ کہ مذہبی عبادت گاہوں کا احترام ہونا چاہئے لیکن اس کی ذمہ داری بہت حد تک آریہ سماج پر بھی عائد ہوتی ہے۔ سیاسی مقدمات میں شہادتوں کے دوران میں ایسی باتیں عام طور پر سننے میں آئی ہیں۔ کہ سیاسی انقلاب انگیز اور شورش پسند لوگ آریہ سماجی مندروں میں جا کر بسیرا کرتے ہیں۔ اور اگر آریہ سماجی اپنے مندروں کو سازشیوں کے لئے آماجگاہ نہ بننے دیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ پولیس ان کے قریب بھی پھٹک سکے۔

تلاشی مندر ہونے کی حیثیت سے نہیں۔ بلکہ سیاسی لوگوں کی آرام گاہ ہونے کے خیال سے بدل جاتی ہے۔ اگر آریہ سماجی اپنے عمل سے اس خیال کو باطل کر دیں۔ تو کبھی ایسی نوبت آنے کی امید نہیں ہو سکتی۔

ہندوؤں کی دھرم سے بے توجہی

اخبار پرکاش ۲ ر اکتوبر نے ایک سناتنی اخبار آنند سے ہردوار کے متعلق ایک مضمون نقل کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ

"درحقیقت لوگ اب ہردوار میں دھارمک شردھا اور شوق سے نہیں آتے۔ بلکہ زیادہ تر سیر اور تفریح اور عیاشی کے لئے آتے ہیں۔ اور یہاں چاروں طرف جھوٹ۔ بدمعاشی۔ مکاری اور ٹھگی کے آثار پائے جاتے ہیں۔"

ہردوار ہندوؤں کا سب سے بڑا تیرتھ اور مقدس ترین مقام سمجھا جاتا ہے۔ اور جب وہاں یہ حالت ہو۔ تو عام ہندوؤں میں جو روحانیت اور اخلاق پائے جاتے ہوں گے۔ وہ ظاہر ہے

اصل بات یہ ہے۔ کہ لوگ اب تعلیم یافتہ ہو گئے ہیں ہندو دھرم پرانے اور جاہلیت کے زمانہ کی چند ایک عقل و خرد سے خالی باتوں کا مجموعہ ہے۔ پہلے لوگ تو اندھا دھند ان پر عمل کرتے رہے۔ مگر اب تعلیم کی روشنی کے پھیل جانے کی وجہ سے یہ باتیں لوگوں کو مطمئن نہیں کر سکتیں۔ اور وہ انہیں ایک مضحکہ اور تفریح سے زیادہ وقعت دے بھی نہیں سکتے۔ اور یہی وجہ ہے ہندو عملاً اپنے مذہب کو ترک بلکہ فراموش کرتے جا رہے ہیں۔ اور اس سے انہیں کوئی دلچسپی باقی نہیں رہی۔ چنانچہ اخبار جاگرت لکھتا ہے۔ کہ "۹۰ فیصدی بابو لوگ اور صاحب بہادر ہندو تو یہ بھی نہیں جانتے۔ کہ گایتری کسے کہتے ہیں! وید کیا ہوتے ہیں اور کتنے ہیں؟" (بحوالہ پرکاش ۱۲ ر اکتوبر)

ہندو اخبار تو ابھی اس بے رخی کو دیکھ کر حیران ہو رہے ہیں۔ لیکن ابھی چند سالوں کے بعد وہ دیکھیں گے۔ کہ کیا ہوتا ہے۔

سرور کونین کی فرضی تصویر

صوبہ بمبئی کے ایک پنشنر سب جج مسٹر منوہر وشنو نے مرہٹی زبان میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سوانح عمری تالیف کی ہے۔ اور ہمیں یہ معلوم کر کے سخت رنج ہوا۔ کہ اس کتاب میں اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرضی تصویر بھی شائع کی ہے۔ جس سے مغربی ہند کے مسلمانوں میں بے حد جوش و خروش پیدا ہو رہا ہے۔

اگر کوئی جاہل اور ان پڑھ غیر مسلم ایسی حرکت کرتا۔ تو اس قدر حیرت کی بات نہ تھی۔ لیکن ایک تعلیم یافتہ اور اپنی عمر کا کثیر حصہ ایک ممتاز عہدہ پر سرکاری ملازمت میں گزارنے والے کی طرف سے ایسی دل آزار کارروائی سخت تعجب انگیز ہے۔ اور اسے یقیناً بدنیتی پر ہی محمول کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ یہ سمجھنا مشکل ہے۔ کہ ایک متمدن شخص اس امر سے بھی ناواقف ہو۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرضی تصویر شائع کرنا مسلمانوں کے لئے کس قدر اضطراب انگیز اور ہیجان آفرین فعل ہے۔

بہرحال صوبہ بمبئی کی حکومت کا فرض ہے۔ کہ اس کتاب کو ضبط کرے۔ اور مصنف کو واجبی سزا دے۔ کیونکہ یہ امر صرف بمبئی سے ہی تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ تمام ہندوستان بلکہ بیرونی ممالک کے مسلمانوں میں بھی اس سے بے چینی پیدا ہونا ایک یقینی امر ہے۔

علاقہ بمبئی میں پنچائتوں کا قیام

معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض کانگریسی رہنماؤں نے پنڈت موتی لال نہرو کے ساتھ مل کر اس امر کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ علاقہ بمبئی میں جو جوش و خروش پایا جاتا ہے۔ اس کو مفید اور تعمیری کام کی طرف تبدیل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور اس سلسلہ میں دیگر کئی ایک تجاویز کے علاوہ یہ تجویز بھی کی گئی ہے۔ کہ ایسے پنچایتی بورڈ قائم کئے جائیں۔ جو دیوانی اور فوجداری مقدمات کا فیصلہ کیا کریں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ سرکاری عدالتوں میں مقدمہ بازی گھٹ جائے گی۔

اگرچہ کانگرس کے ہاتھ میں ابھی اتنی طاقت تو نہیں۔ کہ وہ خود ساختہ عدالتوں کے فیصلوں کو نافذ کرا سکے۔ لیکن پھر بھی جہاں تک حد امکان میں ہے۔ اگر وہ اس طرف متوجہ ہوئی کہ سرکاری عدالتوں میں مقدمات کی تعداد کو کسی حد تک بھی کم کر سکی۔ تو یہ امر اس کے لئے باعث فخر ہوگا۔

ایک نیا آرڈیننس

شملہ سے ۱۰ ر اکتوبر کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ وائسرائے ہند نے ایک نیا آرڈیننس جاری کیا ہے۔ جس کی رو سے لوکل گورنمنٹوں کو اختیار دے دیا گیا ہے۔ کہ وہ خلاف قانون انجمنوں کے زیر استعمال جائیدادوں کو خواہ وہ منقولہ ہوں اور خواہ غیر منقولہ ضبط کر سکیں۔ آرڈیننس کا نفاذ بے شک ایک قابل افسوس امر ہے۔ اور اس امر کا خود وائسرائے ہند کو بھی احساس ہے۔ چنانچہ آپ نے اس کے نفاذ کے لئے جو اعلان کیا ہے۔ اس میں اس پر اظہار افسوس بھی کیا ہے۔ لیکن حکومت کی مجبوریوں کو دیکھتے ہوئے اور قیام امن کے راستہ میں کانگرس کی طرف سے جو مشکلات پیدا کی جا رہی ہیں۔ انہیں مدنظر رکھتے ہوئے گورنمنٹ کو مطعون کرنا بہت مشکل ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کا عہد کہولت

مسئلہ وفاتِ مسیح اس قدر صاف ہو چکا ہے۔ کہ کوئی مومن اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اللہ کا کلام اس پر شاہد۔ احادیث رسول اس کی گواہ اور عقل انسانی اس کی مؤید ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مخالفین میں سے عقلمند اور ہوشیار لوگ آجکل اس مسئلہ کے متعلق زیادہ گفتگو اور بحث و مباحثہ کو پسند نہیں کرتے اور نہیں اس وقت وہ شور و غوغا سنائی نہیں دیتا۔ جو اس سے کچھ عرصہ قبل سنائی دیتا تھا۔ ہاں جن پر تعصب غالب اور ضد و ہٹ مستولی ہے۔ وہ ابھی تک کج فہمی سے کبھی کبھی اس مسئلہ کے متعلق بحث و مباحثہ پر آمادگی کا اظہار کر دیتے ہیں۔ اور اپنی طرف سے چند آیات قرآنی کو بھی پیش کرتے ہیں۔ کہ جن سے ان کے نزدیک حیات مسیح علیہ السلام کا استدلال ہو سکتا ہے۔

رفع الی اللہ کا مطلب تو خوب واضح ہو چکا۔ اور مخالفین نے بھی تسلیم کیا۔ اسواسطے وہ اس کے سوا اور آیات کو اپنے مدعا کے ثابت کرنے کے لئے پیش کرتے ہیں۔ اس لئے اس پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس وقت میں ان دلائل میں سے ایک دلیل کے متعلق کچھ لکھنا چاہتا ہوں جسے آجکل بڑے زور سے پیش کیا جاتا ہے۔ یعنی

و یکلم الناس فی المھد و کھلا

ترجمہ یوں کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ مسیح ناصری (علیہ السلام) مہد اور زمانہ کہولت (دونوں) میں لوگوں سے باتیں کریگا۔ اب یہ تو ایک نشان ہے۔ کہ کوئی بچہ مہد میں ہی باتیں کرنے لگ جائے۔ لیکن زمانہ کہولت میں باتیں کرنے کو نشان قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جب تک کہ اس کے ساتھ کوئی اور خصوصیت نہ ہو۔ کیونکہ ادھیڑ عمر میں ہر ایک شخص باتیں کر سکتا ہے۔ اور یہاں اللہ تعالےٰ حضرت مریم علیہا السلام کو بشارت دیتا ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ زمانہ کہولت میں باتیں کرنے کے ساتھ کوئی ایسی خصوصیت ہو۔ جس کے ہوتے ہوئے بشارت کا مفہوم اس پر چسپاں ہو سکے۔ اور وہ بات یہی ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام عین عالم شباب میں آسمان پر چڑھ گئے۔ اور اسی حالت میں دوبارہ نزول فرما ہو کر لوگوں سے باتیں کرینگے۔"

اس کے جواب میں اوّلاً ہمارا یہ سوال ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام قبل نزول ارذل العمر کو پہنچیں گے یا نہیں اگر کہو کہ آپ ارذل العمر کو پہنچیں گے۔ تو تمہارا خیال غلط۔ کیونکہ زمانہ کہولت اور زمانہ ارذل العمر دونوں جُدا جُدا ہیں۔ یعنے آپ اس صورت میں کہل نہیں کہلا سکتے۔ حالانکہ قرآن کریم میں آپ کے لئے لفظ کہل استعمال ہؤا ہے۔

اور اگر یہ کہو۔ کہ آپ ارذل العمر کو نہیں پہنچے۔ تو پھر لامحالہ یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ حضرت مسیح کے حق میں قانون الٰہی منسوخ۔ وہ کیا ہے؟ فرمایا۔ و منکم من یتوفی و منکم من یرد الی ارذل العمر لکیلا یعلم بعد علم شیئاً (حج ع) یعنی بعض کو تم میں سے جلدی وفات دیجاتی ہے۔ اور بعض کو ارذل العمر کی طرف لوٹایا جاتا ہے۔ ......

اور ساتھ ہی یہ اعتراض بھی ہو گا۔ کہ کیا وجہ ہے کہ اس قانون کے نسخ کو حضرت مسیحؑ کی ذات تک ہی محدود رکھا گیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے مستحق نہ ٹھہرے۔ یعنی چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ دنیا میں سب سے بڑی ہستی کو اس سے فائدہ اٹھانے کا موقع دیا جاتا۔ کیونکہ عقلاً وہ حضرت مسیحؑ سے زیادہ مفید ثابت ہو سکتی تھی۔ مگر کیا حکمت ہے۔ کہ اس خصوصیت سے صرف حضرت مسیح ہی مختص ٹھہرے۔ پھر ایک اور سوال بھی ہو سکتا ہے۔ وہ یہ کہ اگر یہی مقدر تھا۔ تو اپنی پہلی عمر میں حضرت مسیح اس قانون سے کیوں متاثر ہوئے۔

بہرحال مذکورہ بالا دو باتوں میں سے ایک کا ہونا ضروری ہے۔ لیکن مومن شخص اس امر کو ترجیح دیگا۔ کہ قانون الٰہی غیر متبدل اور اٹل ہے۔ اور ضروری ہے۔ کہ حضرت عیسےٰؑ اس سے متاثر ہوں۔ اور اگر یہ بھی تسلیم کر لیا جائے۔ کہ نسبتاً حضرت مسیح علیہ السلام مضبوط اور طاقتور ہوں گے۔ تب بھی وہ لفظ کہل کا مصداق تو کسی صورت میں نہیں بن سکتے۔ کیونکہ اس کی رُو سے تو زیادہ سے زیادہ پچاس سال کی عمر تک ان کا نزول ضروری تھا۔ مگر ایسا نہیں ہؤا۔ اگر اب بھی نازل ہو جائیں۔ تب بھی انیس سو سال کا عرصہ گذر گیا۔ جو کسی لحاظ سے بھی کہولت میں شمار نہیں ہو سکتا۔ آخر لغت عرب کے لحاظ سے زمانہ کہولت کی کوئی حد بھی ہے کہ نہیں۔ ذرا منجد ہی اُٹھا کر دیکھ لو۔ اس میں لکھا ہے۔ الکھل من کانت سنو عمرہ بین الثلاثین والخمسین۔ تقریباً کہ کہل تقریباً تیس سے پچاس سال تک کے آدمی کو کہتے ہیں۔ پس تم آپ (علیہ السلام) کی عمر انیس سو سال کو تسلیم کرتے ہوئے آپ کو کہل کا مصداق ٹھہرا سکتے ہو۔ تو کس طرح؟ اس کی تو کوئی صورت ہی نہیں۔ چنانچہ خود مفسرین نے اسے تسلیم کیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ و اما علی القول بانہ رفع بعد ثلاث و ثلاثین فلا دلیل فیہ (علی حیاتہ) اذ الکھولۃ من الثلاثین الی الاربعین یعنی اگر اس بات کو تسلیم کیا جائے (اور عام لوگ اسے ہی مانتے ہیں) کہ آپ ۳۳ سال کی عمر میں آسمان پر گئے۔ تو اس آیت سے آپ کی حیات پر استدلال کرنا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ زمانہ کہولت تیس سے چالیس سال تک ہوتا ہے۔ گویا آپ نے تین سال زمانہ کہولت میں سے باتیں کیں۔ دیکھو سراج منیر جلد ا مصری صفحہ ۲۱۔ انہوں نے تو بات کو یہیں تک ختم کر دیا۔ مگر تفسیر صاوی میں اس کو اور زیادہ وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ (کھلا) ای بین الثلاثین والاربعین والمقصود بشارۃ امہ بطول عمرہ لا کون کلامہ حینئذٍ خرق عادۃ۔ کہ اس آیت سے مقصود محض حضرت مریم علیہا السلام کو اس امر کی بشارت دینا ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ کی عمر لمبی ہو کر زمانہ کہولت تک پہنچیگی۔ نہ کہ آپ کی گفتگو اس وقت خارق عادت ہوگی۔

پس اس آیت سے کسی طرح سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ آپ اب تک زندہ ہیں۔ اور کسی وقت اتر ینگے۔ اور کہ اس وقت آپ کا باتیں کرنا خارق عادت ہوگا۔

جلسہ سیرۃ نبوی کے لئے نوٹ

ہم کئی بار اعلان کر چکے ہیں۔ کہ اس سال سیرۃ نبی کریم صلعم کے موقع پر لیکچروں کے لئے جو نوٹ تیار کئے گئے ہیں۔ وہ مفت نہیں بلکہ قیمتاً دیئے جائینگے۔ دوست حسب ضرورت جلدی منگوالیں تھوڑی تعداد میں منگوانے والے ٹکٹیں بھیجدیں۔ اور زیادہ تعداد میں منگوانے والے قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ یا وی پی کی اجازت دیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ دوست صرف اتنا لکھدیتے ہیں۔ کہ نوٹ بھیجدیجئے۔ اس سے دفتر کو وی پی کرنیکا حوصلہ پڑتا ہے۔ اور نہ وہ مفت بھیج سکتا ہے۔ لہذا پھر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اب لیکچروں کی تیاری میں بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے۔ اور نوٹ کم رہ گئے ہیں۔ آپ ان کے ختم ہونے سے پہلے منگوالیں۔ ۶/ معہ محصولڈاک قیمت ہے۔ (اسسٹنٹ سکرٹری ترقی اسلام)

قرآن کریم کی پیشگوئیاں موجودہ زمانے کے متعلق

اخبار الفضل ۸ ؍ اگست میں یہ بتایا گیا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود کو خداوند تعالےٰ نے وہ معرفت کلام اللہ عطا کی جس کی بدولت آپ نے قرآن کریم کی وہ پیشگوئیاں لوگوں کو دکھلائیں۔ جو اس موجودہ زمانے کے متعلق قرآن کریم میں تیرہ سو سال سے لکھی چلی آتی تھیں۔ اور خاص مصلحت کی بنا پر ان کی اطلاع خدا تعالےٰ نے کسی کو پہلے نہ دی تا جب یہ زمانہ آ جائے۔ اس وقت کے لوگوں کو بھی معلوم ہو جائے کہ قرآن کریم ان کے لئے بھی ہے۔ تبھی تو اس میں اس زمانے کے ہونے والے واقعات کا بھی ذکر ہے چنانچہ آپ نے بتلایا۔ کہ سورۃ تکویر اور انفطار میں جن باتوں کے ہونے کا ذکر ہے۔ وہ وہی باتیں ہیں۔ جن کا وقوع اس زمانے میں ہو چکا ہے۔

اسی بات پر مدیر اہلحدیث نے بہت کچھ لے دے کی۔ اور اس بات پر اس طرح پردہ ڈالنا چاہا۔ کہ "یہ واقعات اس روز سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس روز انسان کو اپنے نیک و بد کا علم ہو جائیگا" یعنی قیامت کے دن حالانکہ جس انسان کو عقل سلیم سے ذرا بھر بھی حصہ ملا ہو۔ اس پر یہ حقیقت آشکارہ ہو جاتی ہے۔ کہ ان واقعات کا وقوع قیامت کے دن ہونا ہی ناممکن ہے۔

اہلحدیث نے تین چار بے اصل اعتراضات کئے ہیں جن کی حقیقت ایک عاقل آدمی کے نزدیک کچھ بھی نہیں۔ پہلا یہ ہے۔ کہ ان سب علامات کے ساتھ لفظ اذا ہے اور اس کی جزا ہے۔ علمت نفس ما احضرت کہ اس دن معلوم ہو جائیگا۔ جو کچھ کسی انسان نے کیا ہوگا۔ گویا قیامت کے دن کو ہی ایسا ہوگا۔ حالانکہ صاف طور پر احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ کہ آنے والے مسیح کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کا خطاب تجویز کیا ہے۔ اور حکم وہ ہوتا ہے۔ جو حق اور باطل کے درمیان فیصلہ کرے۔ اور لوگوں کو تبلا دے۔ کہ جو کچھ تم نے قیامت کے لئے تیاری کی ہے۔ کیا وہ واقعی تیاری ہے اور وہ نیکی قرار دی جا سکتی ہے۔ اور یہی مطلب ہے اس آیت کا۔ کہ علمت نفس ما احضرت۔ کہ وہ انسانوں کو بتلائیگا۔ اور اس کے بتلانے سے لوگ خود معلوم کرینگے کہ جو کچھ انھوں نے آخرت کے لئے حاضر کیا ہے یعنی کمایا ہے۔ کیا وہ اس قابل ہے۔ کہ اسے ان کے اعمال صالحہ میں محسوب کیا جائے یا وہ کالعدم ہے۔ اور اس کی مزید وضاحت خدا تعالےٰ کے اس قول سے ہوتی ہے۔ علمت نفس ما قدمت و اخرت۔ کہ اس دن انسان کو معلوم ہو جائے گا۔ جو اس نے آگے بھیجا۔ یعنی اسے وہ کام نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ لیکن اس نے کیا۔ اور اخّرت سے مُراد یہ ہے۔ کہ جو کرنا چاہیئے تھا۔ لیکن وہ اس سے پیچھے ہٹا۔ اور اس کو نہ کیا چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا۔ کہ اے مسلمانوں تم کو حیات مسیح علیہ السلام کا عقیدہ نہیں رکھنا چاہیئے تھا۔ یہ تمہاری غلطی ہے۔ کہ یہ عقیدہ رکھا۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اجرائے نبوت کا قائل ہونا چاہیئے تھا۔ جس سے تم پیچھے ہٹے اور اس کو نہ مانا۔ پس دیکھئے کس وضاحت سے ثابت ہو گیا۔ کہ یہ ساری باتیں اس شخص کے زمانے میں پوری ہونگی۔ جس کے متعلق احادیث میں حَکَم کا لفظ وارد ہے۔ کیا اب بھی اس شبہ کی گنجائش ہے۔ کہ یہ واقعات قیامت کے دن ہونگے۔

اب اعتراض کی دوسری طرف یہ ہے۔ کہ اس میں تو ہے واذا العشار عطلت۔ کہ گابھن اونٹنیاں معطل کی جائیں گی۔ اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اب بھی بعض جگہوں پر ان سے کام لیا جاتا ہے۔ تو اس کے لئے جاننا چاہیئے۔ کہ یہاں لفظ عشار کو استعمال کیا گیا ہے۔ اور ابل اور جمال کو ترک کیا گیا ہے۔ اس میں بھی اس طرف اشارہ ہے۔ کہ گابھن اونٹنی زیادہ قیمتی شمار کی جاتی ہے۔ دوسرے اس طرف اشارہ ہے۔ کہ فی زمانہ تو باربرداری کے لئے کسی اور ذریعہ کے نہ ہونے کی وجہ سے ان گابھن اونٹنیوں سے بھی کام لیا جاتا ہے۔ لیکن ایک زمانہ ایسا آئیگا۔ کہ کوئی اور سواری باربرداری کے لئے نکل آئے گی۔ اور پھر ان بیچاریوں کو اس مشقت سے آزاد کر دیا جائیگا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جس جس جگہ پر ریلوے لائن چلی گئی ہے وہاں اونٹوں سے ان کا کام نہیں لیا جاتا۔ اور ان علاقوں میں جہاں ریلوے کے آنے سے پہلے اونٹوں کے گلے کے گلے رکھے جاتے تھے۔ اب وہاں ان کی تعداد بہت ہی کم رہ گئی ہے۔ اور جیسے ہر ایک نایاب چیز کی قیمت زیادہ ہوتی ہے۔ اس وجہ سے بقول مدیر اہلحدیث اونٹوں کی قیمت پہلے کی نسبت زیادہ ہو گئی ہے۔ اس لئے یہ بھی کوئی اعتراض کی جگہ نہیں۔ بلکہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اونٹوں کا وجود پہلے کی نسبت کم رہ گیا ہے۔ تبھی تو ان کی قیمت زیادہ ہو گئی ہے۔ کیونکہ ارزاں ہونے سے چیز کی قیمت گھٹ جاتی ہے۔ اور کسی چیز کی قیمت کا گراں ہو جانا اس کے نایاب اور نادر الوجود ہونے پر دلیل ہوتا ہے۔ اور اونٹنیوں کے بیکار ہونے کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ مثال مشہور ہے۔ وبضدھا تتبیّن الاشیاء۔ کہ روشنی کی قدر ظلمت کے بعد آتی ہے۔

اگر کسی جگہ ایک ہی وقت ریل کی روانگی کا بھی ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی اس مقام کی طرف ایک اونٹوں کا قافلہ بھی جانے کے لئے تیار ہو۔ تو اس وقت اس پیشگوئی کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ جبکہ سو فیصدی لوگ ریل کی سواری کو ہی ترجیح دینگے۔ پھر ساتھ ہی قرآن کے الفاظ سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بیکار ہو جائینگے۔ یعنی جو ان سے کام لیا جاتا تھا۔ وہ ان سے نہ لیا جائے گا۔ یہ تو نہیں فرمایا۔ کہ ان کا وجود دنیا سے ناپید ہو جائے گا۔ ہاں اگر یہ فرمایا ہوتا۔ کہ ان کا وجود ہی دنیا سے مٹ جائیگا۔ تو پھر یہ بات واقعی قابل قدر تھی۔ کہ فوج میں بھی کیمل کور ہے اور راجپوتانہ۔ سندھ۔ بلوچستان میں اونٹوں کی قدر ہے۔ لیکن جب قرآن میں صرف اتنا ذکر ہے۔ کہ وہ بیکار ہو جائیں گے۔ تو اگر ان علاقوں میں ان کا وجود ہو بھی تب بھی کوئی حرج کی بات نہیں۔ اور نہ ہی اس پیشگوئی میں کوئی خلل واقع ہو سکتا ہے۔

اور جو یہ بات قابل اعتراض بیان کی گئی ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے یہ لکھ دیا۔ کہ "یہاں تک کہ عرب و عجم کے ایڈیٹران اخبار اور جرائد بھی اپنے پرچوں میں بول اُٹھے۔ کہ مدینہ اور مکّہ کے درمیان جو ریل تیار ہو رہی ہے" کیونکہ اس عبارت سے یہ صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے اخباروں کی رائے نقل کی ہے۔ نہ کہ یہ فرمایا ہے۔ کہ وہاں ریل تیار ہو گئی ہے۔ تا وہ قابل اعتراض ہو۔ اور جو شخص تحقیق کا خواہاں ہو۔ وہ اب بھی ان سٹیشنوں کے کھنڈرات دیکھ کر اس بات کی سچائی کو معلوم کر سکتا ہے ×

قرآن مجید اور مسئلہ حلف

قرآن مجید جو مسلمانوں کی الہامی کتاب ہے۔ اور جس کے فضائل اور کمالات کا ہمیشہ اہل اسلام دنیا میں اعلان کرتے رہتے ہیں۔ اس کے بعض عمیق مضامین پر مخالفین اسلام نے بعض اعتراضات کئے ہیں۔ جن میں سے ایک مسئلہ حلف پر ہے۔ معترضین نہایت جرأت سے یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ جو ہر ایک ذرہ کا مالک اور سب فیضوں اور قدرتوں کا سرچشمہ ہے۔ وہ اپنے کلام میں اپنی مخلوق کی قسمیں کیوں کھاتا ہے۔ جبکہ قسم محض اس لئے کھائی جاتی ہے۔ کہ بیان کنندہ کی کسی بات کو قابل اعتبار نہ سمجھا جائے۔ جیسے انسان بعض مواقع پر خدا تعالےٰ کی قسم کھاتا ہے۔ مگر اپنے سے ادنےٰ اشیاء کی قسم نہیں کھاتا۔ تو پھر خدا تعالےٰ جو ہر ایک چیز مرئی یا غیر مرئی غرض سب اشیاء سے اعلےٰ اور سب کا خالق و مالک ہے۔ اپنی مخلوق کی جو یقیناً اس سے ادنےٰ تر اور فروتر ہے۔ مثلاً چاند۔ سورج۔ زمین و آسمان۔ ہوا بارش۔ بادل سیارگان اور ما تبصرون وما لا تبصرون کہکر ہر ایک ذرہ اور ہر چیز کی قسم کیوں کھاتا ہے۔ جس میں ادنےٰ اور اعلےٰ تمام مخلوق شامل ہے۔

اس اعتراض کو بہت وزنی سمجھا گیا ہے۔ چنانچہ سوامی دیانند سرسوتی جی اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں متعدد مقامات پر مذکورہ بالا اعتراض کو دُھرایا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ لکھا ہے۔

"اگر قرآن خدا کا کلام ہوتا۔ تو خدا اس کی قسم نہ کھاتا۔" (ستیارتھ ص۷۶۵)

پھر لکھا ہے:-

"چونکہ قسم کھانا عموماً جھوٹوں کا کام ہے۔ سچوں کا نہیں۔ اس لئے خدا کا قسم کھانا خدا کو جھوٹا ثابت کرتا ہے۔" (ستیارتھ پرکاش ص۷۷۷)

حالانکہ اگر سرسری نظر سے بھی قرآن مجید پر غور کرتے۔ تو انہیں اس کی فضیلت اور خوبصورتی نمایاں طور پر نظر آجاتی:۔

دیکھئے قرآن مجید مسئلہ حلف کی حقیقت کو خود بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔

والسّماء ذات الرجع والارض ذات الصدع۔ انه لقولٌ فصل وما هو بالهزل۔ (سورہ طارق)

یعنے قسم ہے بار بار رجوع کرنے والے آسمان کی یعنی بارشوں کے برسانے والے کی اور قسم ہے زمین پھٹنے والی کی۔ یعنے سبزی اور روئیدگی پیدا کرنے والی کی۔ قرآن مجید حق و باطل میں فیصلہ کرنے والا کلام ہے۔ اور اس میں ہرگز کوئی بے ہودہ بات نہیں۔ یعنے جس طرح ظاہری طور پر آسمان سے بارش آتی ہے۔ تو زمین سے سبزہ اور روئیدگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح قرآن مجید ایک روحانی بارش ہے۔ جو آسمان سے اُتری ہے۔ اور اس کے اُترنے پر بہر صورت زمین سے روئیدگی اور سبزی پیدا ہوگی۔ پھل پھول اور درخت پیدا ہوں گے۔ اور جس طرح زمین آسمانی بارش کو روک نہیں سکتی۔ اسی طرح زمینی لوگ بھی نزول روحانیت یعنے نزول قرآن کو روک نہیں سکتے۔ اور جس طرح بارش کے بعد ضرور زمین سبزہ زار ہو جاتی ہے۔ اِسی طرح اسلام اور قرآن کے نزول کے بعد یقیناً دنیا اس کو قبول کرے گی۔ اور ایسے شگوفے اسلام میں کھلیں گے جو بڑھتے بڑھتے بڑے بڑے درخت بن جائیں گے۔ اور کوئی نہیں۔ جو اس کو روک سکے۔

خدا تعالےٰ اِس جگہ آسمان و زمین کی قسم کھاتا ہے۔ یعنے بطور شہادت اِس امر کو پیش کرتا ہے۔ کہ جس طرح بارش کے بعد یقیناً زمین پر ایک تغیر عظیم واقع ہو جاتا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح اس روحانی بارش کے بعد دنیا میں ہدایت کا ایک انقلاب عظیم پیدا ہوگا۔ یہ دعوےٰ ایسے واضح الفاظ میں مکی زندگی میں کیا گیا ہے۔ جو کسی صورت میں بھی جھوٹا اور مفتری علے اللہ نہیں کرسکتا۔ کیونکہ مکی زندگی بے حد مصائب اور افلاس اور مظلومی و کمزوری کی زندگی تھی۔ ایسی بے بسی میں یہ پیشگوئی کی گئی۔ جسے بعد میں خدا تعالےٰ نے پوری کرکے اس کے کلام الٰہی ہونے پر مہر تصدیق ثبت کردی۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک۔

الغرض قرآن مجید کی قسمیں زبردست عقلی دلائل اور فلسفیانہ شہادتیں ہیں۔ اور بعض جگہ کے حلفی مقامات زبردست اخبار غیبیہ پر مشتمل ہیں۔ نیز چونکہ حلف قائم مقام شہادت کے ہوتی ہے۔ لہٰذا انسانی کانشنس کو اپیل کرتے ہوئے ان اشیاء کو بطور گواہ کے پیش کیا ہے۔ جن کی قسم کھائی گئی ہے۔ ایک جگہ ستارے کی قسم کھائی ہے۔ گویا اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ جس طرح ستارہ جو ہمیں بالکل چھوٹا سا نظر آتا ہے۔ حقیقت میں چھوٹا نہیں۔ بلکہ اپنے مقام پر وہ اجرام فلکی میں ایک بہت بڑا وجود ہے۔ قرآن مجید بھی اپنے نازک اور لطیف علوم کے باعث متعصب معترضوں کی عقلی آنکھوں کو بوجہ دوری کے ستاروں کی طرح چھوٹا نظر آتا ہے۔ حالانکہ ستارے کے وجود کی طرح قرآن بھی اپنی ذات میں عظیم الشان صداقتوں پر مبنی ہے۔

اس بیان کے ماتحت اس قسم کی تمام دقتوں کو جو بوجہ کم فہمی قرآن مجید کے بعض حصص کے متعلق پیدا ہوتی ہیں۔ صاف کر دیا گیا ہے۔ اور اس امر کو واضح کر دیا گیا ہے کہ قرآن مجید کے ان مقامات پر جہاں اللہ تعالےٰ نے اپنی کسی مخلوق کی قسم کھائی ہے۔ درحقیقت بہت لطیف اور دلکش مضمون اور پُر حکمت بھید کو اختصاراً بیان کیا گیا ہے۔ اس مختصر سے مضمون میں گنجائش نہیں۔ ورنہ ان تمام مقامات کو اگر مفصل بیان کیا جائے۔ تو وہ غیر مسلموں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی سے زیادہ ہو سکتے ہیں۔

× کہ واقعی اس وقت مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل گاڑی چلانے کی تجویز تھی۔ جو بعد میں کسی روک کی وجہ سے التواء میں پڑ گئی۔ پس حضرت صاحب کی بات بالکل صحیح ہے۔ اور اس وقت کی اخبارات کے دیکھنے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ ہاں اگر یہ غلطی ہے۔ تو پھر یہ ان ایڈیٹروں کی غلطی اور دھوکہ دہی ہے۔ جنہوں نے بقول ایڈیٹر اہلحدیث جھوٹ موٹ ایک غلط خبر کو اپنی اخباروں میں شائع کیا پس "دروغ بر گردن راوی" ہے۔ نہ کہ جو اس سے لیکر روایت کرے پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس غلطی سے پاک ہیں۔ اور بات بھی صحیح ہے۔ کہ یہ ساری علامات اسی زمانے کے متعلق ہیں جو پوری ہو رہی ہیں ؛

صرف دو ایک مثالیں اور پیش کی جاتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

لا اقسم بیوم القیامۃ ولا اقسم بالنفس اللوامۃ (سورہ قیامہ ع۱) یعنی میں قسم کھاتا ہوں۔ قیامت کی اور میں قسم کھاتا ہوں۔ نفس ملامت کرنے والے کی۔ کیا گمان کرتا ہے انسان کہ ہرگز نہ ہم اکٹھا کرینگے ہڈیاں اس کی۔ کیوں نہیں ہم قادر ہیں اس امر پر کہ درست کریں ہم پور پور اس کی۔ اس جگہ اللہ تعالےٰ نے نفس لوامہ اور یوم القیامہ کی قسم کھائی ہے۔

اب یہ ظاہر بات ہے۔ کہ چونکہ یہ سورۃ بھی مکی ہے۔ اور قرآن مجید جس ملک میں نازل ہوا تھا۔ اس میں قیامت اور بعث بعد الموت کا انکار کیا جاتا تھا۔ بلکہ اب تک بھی دنیا میں بکثرت ایسی اقوام پائی جاتی ہیں۔ جو اس قیامت کی جو اسلام پیش کرتا ہے۔ منکر ہیں۔ لہذا قرآن مجید نے ایک عقلی شہادت کے ذریعہ جو انسان کے نفس ناطقہ سے اور اس کی ضمیر سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کو قیامت کے لئے بطور دلیل کے پیش کیا ہے۔ مثلاً فرمایا۔ کہ تم لوگ قیامت کا انکار کرتے ہو۔ میں قسم کھاتا ہوں کہ قیامت ضرور ہوگی۔ اور اس کا ثبوت ہر شخص کی ضمیر خود دے سکتی ہے۔ مثلاً یہ کہ انسان کو نفس لوامہ عطا کیا گیا ہے۔ یعنی انسان جب کسی بدی اور شر کا ارتکاب کرتا ہے۔ تو اس پر اخفا کا پردہ ڈالنا چاہتا ہے۔ اور اندر سے اس کا نفس اسی وقت سے ملامت کرنے لگتا ہے۔ اور اس کا چین ضایع ہو کر فوراً اس کو ندامت کا دوزخ جلانے لگ جاتا ہے یہ احساس جو ملامت اور ندامت کا انسان کے وجود میں رکھا گیا ہے۔ اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ یقیناً قیامت ہوگی جس کی یاد روح کو بوقت ارتکاب گناہ بے چین اور متفکر کر دیتی ہے۔ اگر یوم الحساب کوئی نہیں تھا۔ اگر انسانی اعمال کی انجام کو کوئی پاداش نہ ملنی تھی۔ تو انسانی روح میں یہ احساس ندامت اور ملامت کیوں رکھا گیا۔ پس قرآن مجید نے اسی ندامت اور ملامت کو قیامت کے لئے بطور عقلی دلیل کے پیش کیا ہے۔ کہ یہ احساس بڑا بھاری ثبوت ہے۔ اس امر کا۔ کہ اس انسان سے محاسبہ ہوگا۔ ورنہ ندامت اور بے چینی کا احساس انسانوں میں کیوں رکھا جاتا۔

پھر عقلی دلیل وہ راہ ہے۔ جس سے انسان بشرطیکہ ضد اور تعصب کا غلام نہ ہو۔ صداقت تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ لہذا قرآن مجید حلف اٹھا کر یعنی بطور عقلی دلیل کے موجودات کو گواہ لا کر انسانوں سے روحانی صداقتوں کو تسلیم کرتا ہے۔ اور چونکہ قرآن مجید خدا تعالےٰ کی قولی کتاب ہے۔ اور موجودات عالم خدا تعالےٰ کی فعلی کتاب ہے۔

اس لئے خدا تعالےٰ اپنے کلام کو اپنے کام سے متوار دکر کے اپنے ایمان لانے والوں کو حق الیقین کے مقام پر پہونچانا چاہتا ہے۔ کہ جس ذات بابرکات نے یہ دنیا پیدا کی ہے۔ اسی نے یہ کلام معجز نظام بھی نازل فرمایا ہے۔ جو اس کے کام سے کامل مشابہت اور موافقت رکھتا ہے۔ اور یہ مسلم صداقت ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کا کلام اس کے کام کے موافق ہونا چاہئیے۔ پس قسمیں کھا کر یعنی بالفاظ دیگر ان مقامات پر جہاں غیر اللہ کی قسمیں کھائی گئی ہیں۔ ان کو بطور عقلی گواہ کے پیش کر کے عقلی دلائل کے ساتھ قرآن مجید نے اپنی صداقت کو دنیا سے تسلیم کرا لیا ہے۔ کہ یہ ربانی کتاب جملہ صداقتوں کی جامع ہے۔ بلکہ اکثر مقامات جہاں پر حلف اٹھائی گئی ہے۔ وہ بعد میں آنے والے عظیم الشان بھیدوں اور اخبار غیبیہ پر مشتمل ہیں۔ مثلاً والطور وکتاب مسطور فی رق منشور والبیت المعمور والسقف المرفوع والبحر المسجور ان عذاب ربک لواقع (پ ۲۷) یعنی قسم ہے۔ طور کی اور اس کتاب کی جو لکھی گئی ہے۔ ایسے اوراق میں جو پھیلائے گئے اور آباد شدہ گھر کی چھت بلند کی گئی کی۔ اور دریا چڑھے ہوئے کی۔ کہ تیرے رب کا عذاب تیرے دشمنوں پر یقیناً واقع ہوگا۔ اس جگہ اللہ تعالےٰ نے طور اور قرآن مجید اور بیت معمور اور سقف مرفوع اور بحر مسجور کی قسمیں کھائی ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ اے رسول اللہ تیرے دشمنوں پر یقیناً عذاب نازل ہوگا۔ اور وہ مٹ جائینگے۔ یہ بھی مکی سورۃ ہے۔ اور یہ اعلان بھی اسی بے کسی میں کیا گیا۔ جو مکہ میں حضور اور آپ کے رفقاء پر چھائی ہوئی تھی۔

اب دشمن اسلام ان محاسن کو انصاف کی عینک پہنکر دیکھیں۔ کہ اس حلف میں کس قدر اخبار غیبیہ اور کس قدر بلند بختی اور فتوحات کے دعوے کئے گئے ہیں۔ یعنی فرمایا:۔ کہ قسم ہے۔ طور کی جس پر اس کتاب کے نزول کی خبر دی گئی تھی

پس یہ وہ کلام ہے۔ جس کی طور پر خبر دی گئی تھی۔ یہ چند سورتیں جو مکہ میں اتری شروع ہوئی ہیں۔ اور جن کی شدید ترین مخالفت ہو رہی ہے۔ یہ کتاب بنے گی۔ اور مکمل ہوگی۔ پھر دنیا میں شایع ہوگی۔ یہ خوب لکھی جائے گی۔ اور بڑی کثرت سے جہان میں پھیلے گی۔ اور اس کے ذریعہ دنیا میں مسلمانوں کے گھر بھر جائیں گے۔ یعنی اسلام بڑی کثرت سے پھیلیگا۔ اور بلند چھت یعنی بڑی ہستیوں کی آمد کی خبر ہے۔ کہ اسلام میں بڑے بڑے بادشاہ داخل ہونگے۔ اور چڑھے ہوئے دریا کی طرح اس کا علم دنیا میں غالب اور کامیاب ہوگا۔ اور اس دریا کا مصفا پانی جو جوش مار مار کر دنیا میں پھیلیگا۔ وہ مشرق و مغرب سب کو سیراب کرے گا۔ اور بے نظیر کامیابی اور ترقی پائیگا۔

آگے جا کر فرمایا۔ کہ ام یقولون تقولہ بل لا یومنون فلیأتوا بحدیث مثلہ ان کانوا صادقین (سورہ طور ع۲) کیا اس قسم کے مقدس کلام کو بناوٹی کلام کہا جاتا ہے۔ اس قسم کا دعوے ذرا دوسرے لوگ کسی دوسری کتاب کی نسبت کر کے تو دیکھیں۔ کیا حشر ہوتا ہے۔ غرض اس حلف میں وہ بے نظیر اخبار غیبیہ کا مضمون جمع ہے۔ جو یقیناً کوئی منصوبہ باز انسان نہ کر سکتا ہے۔ اور نہ ہی اس کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ مگر سید الرسل پاکوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکی زندگی میں جو بالکل غربت کی زندگی تھی۔ یہ دعویٰ کیا۔ اور زمانہ نے دیکھ لیا۔ کہ کس شد و مد سے تھوڑے ہی عرصہ میں یہ دعوے بالکل لفظاً بلفظ اور حرفاً بحرف پورا ہو گیا جو اس امر کا کافی ثبوت ہے۔ کہ قرآن مجید واقعی خدا کا کلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واقعی خدا تعالےٰ کے مقدس رسول اور سید الانس والجان ہیں۔ خدا کرے۔ کہ ایسا ہی ہو۔

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

الفضل ۲۳ر ستمبر ۱۹۳۰ء میں نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے یہ اعلان شائع ہو چکا ہے۔ کہ اس سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے امتحان کیواسطے حضور کی کتاب نزول المسیح مقرر کی گئی ہے۔ اور امتحان انشاءاللہ العزیز آخر نومبر ۱۹۳۰ء میں ہوگا۔ اس اعلان مذکورہ بالا کے بعد اس وقت تک صرف دو احباب نے یعنی مرزا محمد حسین صاحب نے کوہاٹ سے اور چوہدری فیض احمد صاحب نے پوہلا مہاراں ضلع سیالکوٹ سے اس میں شامل ہونے کے لئے اپنے اپنے نام پیش کئے ہیں۔ باقی احباب نے ابھی تک توجہ نہیں فرمائی۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا جملہ احباب کو دوبارہ توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ امتحان مذکورہ میں شامل ہونے والے احباب اپنے اسماء و پتہ سے جلد مطلع فرمائیں۔ نیز امرائے جماعت و سیکرٹری و پریذیڈنٹ صاحبان سے التماس ہے۔ کہ اپنی اپنی مقامی جماعت کے اندر تحریک فرما کر اس مفید و بابرکت کام میں شامل ہونے کے لئے آمادہ کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(انسپکٹر ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

بنگال احمدیہ پراونشل کانفرنس

سید سعید احمد صاحب برہمن بڑیہ سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ بنگال پراونشل احمدیہ کانفرنس کا چودھواں اجلاس ۴-۵-۶ر اکتوبر کو زیر صدارت مولٰنا عبد اللطیف صاحب امیر بنگال پراونشل احمدیہ ایسوسی ایشن منعقد ہؤا۔ پہلے دو دن مردوں کی کانفرنس کے لئے مخصوص تھے۔ اور تیسرا دن عورتوں کے لئے۔

کھیلیں اور صنعتی نمائش کی گئی۔ بنگال احمدیہ لیگ کے ڈیلیگیٹ صوبہ کے ہر حصہ سے کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔۔ مذاہب کا اتحاد۔ انسانی زندگی کا مقصد اور اسے حاصل کرنے کے ذرائع۔ ہندوستان کی نجات کا راستہ۔ دنیا کا آیندہ مذہب اسلام ہی امن و آشتی کا مذہب۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد اور آپؑ کے دعاوی کی صداقت کے دلائل وغیرہ موضوعات پر۔

مولوی عبد اللطیف صاحب و مسٹر دولت احمد خان صاحب پلیڈر کومیلا۔ مولٰنا ظل الرحمٰن خان صاحب۔ مبارک علی صاحب۔ مولوی عزیز الدین صاحب۔ مسٹر عبد الرحمٰن خان صاحب پلیڈر اور پروفیسر عبد اللطیف صاحب نے تقریریں کیں۔ زنانہ کانفرنس کی صدر محترمہ بیگم عبد اللطیف تھیں۔

اسلامی پردہ۔ اسلام میں عورت کی حیثیت۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور احمدی عورت کے عنوانات پر مولانا ظل الرحمٰن صاحب بیگم عبد اللطیف صاحبہ اور پروفیسر عبد اللطیف صاحب نے تقریریں کیں۔ مولٰنا ظل الرحمٰن صاحب نے اپنی زوردار تقریر میں بیان کیا۔ کہ ہندوستان میں مروّجہ طریق پردہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھا۔ اور آپ نے تمام علماء کو چیلنج کیا۔ کہ وہ اس دعوٰی کی تغلیط کریں۔

صبح و شام مجلس مشاورت منعقد ہوتی رہی۔ آیندہ سال کے لئے بجٹ پیش ہو کر پاس ہؤا۔ اور جماعت کے سکولوں کے لئے امداد کی گنجائش رکھی گئی۔ ہماری جماعت کے نوّے فیصدی بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ جماعت سے جہالت کو بالکل ملیامیٹ کر دیا جائے۔

تیسرے دن ایک مختصر سی صنعتی نمائش منعقد کی گئی۔ جو امید افزا استقبل پیش کر رہی تھی۔ بہترین صنعتوں کے لئے انعام دیئے گئے۔ ایک مؤثر جلوس انصار اللہ کے نوجوانوں کا باوردی نکلا۔ جو اللہ اکبر۔ اسلام کی جے۔ محمدؐ کی جے اور غلام احمدؑ کی جے کے پُرجوش نعرے لگا رہا تھا۔ یہ جلوس احمدیہ مکتب کے سامنے جا کر ٹھیرا۔ جہاں کھیلوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور جیتنے والوں کو انعام دیئے گئے۔

بنگال احمدیہ لیگ کا دوسرا اجلاس اس دن کی صبح کو منعقد ہؤا۔ اور عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔ غرضیکہ کانفرنس ہر طرح کامیاب رہی۔ اور عام طور پر ایک زندگی نظر آ رہی تھی۔

دورہ ناظر بیت المال برائے جماعتہائے احمدیہ

یو۔پی۔ صوبہ بہار۔ بنگال

مجلس مشاورت پر کمیشن کی سفارش پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ ناظر دورہ کر کے دیکھیں۔ کہ جس کام کے لئے انہوں نے اپنے نائب مختلف مقامات میں مقرر کئے ہوئے ہیں۔ وہ کام کر رہے ہیں یا نہیں .... جب تک اس پر عمل نہ کریں گے۔ باہر کی جماعتوں کا نظام قائم نہ ہوگا“

اِس فیصلہ کی تعمیل میں اس سال ناظر بیت المال کا دورہ جماعتہائے یو۔پی۔ بہار۔ بنگال کیلئے تجویز ہؤا ہے

۲۰ر اکتوبر کو قادیان سے روانہ ہو کر ۲۰ر دسمبر کو واپسی ہوگی۔ یعنی قریباً دو ماہ کا دورہ ہوگا۔

ذیل میں پروگرام دورہ شائع کیا جاتا ہے۔ تاکہ جماعتوں کے سکرٹری مال خصوصاً و عہدیداران جماعت و دیگر ممبران جماعت فراغت حاصل کر کے موجود رہیں۔ جن جن شہروں میں مقام ہوگا۔ وہاں کے قرب وجوار کی تمام جماعتوں کے خاص خاص دوست بالخصوص عہدیدار وقت مقررہ پر تشریف لائیں۔ تا دورہ سے جس قدر وسیع فائدہ ہو سکتا ہے۔ وہ حاصل ہو سکے۔

ہر جماعت میں کم از کم ایک ایسی فہرست جس میں تمام احمدی افراد کے نام معہ آمدنی درج ہوں۔ ضرور طیار رہنی چاہیئے۔

ذیل کے پروگرام میں اگر کسی وجہ سے تبدیلی واقع ہو۔ تو جماعت کے عہدہ دار صاحبان کو صحیح تاریخ اور وقت گاڑی سے اطلاع کر دی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

تاریخ	مقام	تاریخ	مقام
۲۰-۲۱ر اکتوبر	انبالہ	۲۱ تا ۲۸ر نومبر	کٹک معہ مضافات
۲۲ر ؍؍	سہارنپور	۳۰ر نومبر و یکم دسمبر	الہ آباد
۲۳ر ؍؍	مراد آباد	۲-۳ر دسمبر	کانپور
۲۴ر ؍؍	رامپور	۴ر ؍؍	اٹاوہ
۲۵-۲۶ر ؍؍	بریلی	۵-۷-۸ر ؍؍	آگرہ
۲۷-۲۸ر ؍؍	شاہجہانپور	۸-۹ر ؍؍	علی گڑھ
۲۹-۳۰-۳۱ر ؍؍	لکھنؤ	۱۰-۱۱-۱۲ر ؍؍	دہلی
یکم نومبر ۱۹۳۰ء	پٹنہ	۱۳ر ؍؍	میرٹھ
۲-۳-۴ر نومبر	مونگھیر	۱۴-۱۵ر ؍؍	فیروزپور
۵-۶-۷ر ؍؍	بھاگلپور	۱۶ر ؍؍	قصور
۸ تا ۱۱ر ؍؍	کلکتہ	۱۷ تا ۱۹ر ؍؍	امرتسر
۱۲ تا ۲۰ر ؍؍	برہمن بڑیہ معہ مضافات		

جماعت گورداسپور اور چندہ خاص

مولوی چراغ الدین صاحب گورداسپور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ”جماعت گورداسپور کے ذمہ مبلغ ... روپیہ دو قسطوں میں ادا کرنے تھے۔ یعنی ... روپیہ ایک قسط میں۔ لیکن خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت گورداسپور نے بجائے ... روپیہ کے مبلغ ... روپیہ قسط اوّل جمع کرا دیئے ہیں :

جماعت گورداسپور کا بجٹ ... روپیہ کا ہے۔ اس حساب سے ماہوار ... روپیہ داخل خزانہ کرنے تھے۔ آخر جولائی تک مبلغ ... داخل کر دیئے ہیں :

(ناظر بیت المال)

ذبیحہ گاؤ کے متعلق الہ آباد ہائیکورٹ کا فیصلہ

مجھے ایک قانونی رسالہ پڑھتے ہوئے ایک فیصلہ ذبیحہ گاؤ کے متعلق ملا جو حال ہی میں الہ آباد ہائی کورٹ میں ہوا ہے۔ اور وہ حسب ذیل ہے:۔

بمقدمہ قادر بخش وغیرہ مدعیان بنام نوبہار سنگھ وغیرہ مدعا علیہم نسبت استقرار حق ذبیحہ گاؤ جسٹس سرشاہ محمد سلیمان و مسٹر جسٹس سین ججان ہائی کورٹ الہ آباد نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا ہے:۔

"......... ہم نے مدعا علیہم کو اس قانونی مسئلہ پر بحث کا موقعہ دیا۔ بہت سے نظائر پیش کئے گئے۔ لیکن اکثر ان میں سے ایسے ہیں۔ جن کا مقدمہ ہذا پر کوئی اثر نہیں۔ حقوق متدعویہ عدالت ہذا و ہائیکورٹ کلکتہ میں زیر بحث آ چکے ہیں۔ اور یہ اب فیصلہ شدہ امر خیال کرنا چاہئے۔ کہ

(۱) ہر مسلمان کا یہ قانونی حق ہے۔ کہ وہ گائے کو خوراک یا قربانی کی خاطر ذبح کرے۔

(۲) یہ حق ہر مسلمان کا انفرادی اور مذہبی حق ہے۔

(۳) یہ حق رواج سے بالکل علیحدہ ہے۔

(۴) یہ حق کئی سالوں تک استعمال نہ ہونے سے زائل نہیں ہو سکتا۔

(۵) اس حق کے استعمال میں ہمیشہ اس اصل کو مدنظر رکھا جائے۔ کہ ہر فرد اپنی ملکیت کو ایسے طور پر استعمال کرے۔ کہ ہمسایہ کے قانونی حقوق کو نقصان نہ پہونچے۔ جہاں قربانی چار دیواری کے اندر خاموشی سے ہو۔ وہاں اعتراض کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی ......"

ملاحظہ ہو کتاب انڈین رولنگ ۱۹۳۰ء الہ آباد صفحہ ۶۴۸

(مرزا غلام حیدر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ وکیل درجہ اول نوشہرہ چھاؤنی)

ایک مبارک خواب

میرے ایک عزیز سید محمد شفیع صاحب ساکن سیدانوالی ضلع سیالکوٹ جو حضرت سید امیر علی شاہ صاحب کے پوتے ہیں۔ اور جو بہ سبب بعض رشتہ داروں کے اہل لاہور کے ساتھ تعلق رکھنے کے ان کے زیر اثر ہونے کی وجہ سے اعتقاد میں کمزور تھے۔ انہوں نے تھوڑا عرصہ ہوا۔ ایک نہایت ہی ہدایت بخش خواب دیکھا۔ جو ان کے ازدیاد ایمان کا باعث ہوا۔ میں اسے اس نیت کے ساتھ شایع کراتا ہوں۔ تا حق کی طالب روحیں اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ خواب حسب ذیل ہے:۔

۲۵ بوقت سحری میں دیکھتا ہوں۔ کہ میرے جسم پر جونکیں چمٹی ہوئی ہیں۔ اور میں بیٹھکر ان کو اتار رہا ہوں۔

۲۶ بوقت تقریباً سحری میں دیکھتا ہوں۔ کہ میں گویا سمندر کے کنارے کھڑا ہوں۔ اور دیکھتا ہوں۔ کہ ایک بڑی کشتی (جس کو بجرہ کی طرف مہیلا کہتے ہیں) آدمیوں سے بھری ہوئی ہے۔ اور ایک آدمی چھڑی ہاتھ میں لیکر کھڑا ہے۔ کنارے کی طرف چلی آ رہی ہے۔ اور لوگ پکار پکار کر کہتے ہیں۔ کہ یہ سچا راہبر ہے۔ یہ سچا راہبر ہے۔ یہ سچا راہبر ہے۔ یہ آواز میں نے بھی تین دفعہ سُنی۔ اس پر میں نے پوچھا۔ کہ یہ کون آدمی ہے۔ جواب میں کہا گیا۔ کہ یہ مرزا محمود احمد صاحب ہیں۔

پھر میں ان کو دیکھتا ہوں۔ کہ وہ مصلّے پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور ایک اور (دوسرا) آدمی بھی ساتھ کے مصلّے پر بیٹھا ہوا ہے۔ میں نے کہا۔ کہ کہتے ہیں۔ ان کو الہام بھی ہوتا ہے۔ اس وقت ان کی حالت ایسی تھی۔ جیسے کہ ایک انسان اگر کھانا کھا رہا ہو۔ اور کوئی لقمہ گلے میں پھنس جائے۔ تو آدمی کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑتے ہیں جواب ملا۔ کہ الہام کے وقت یہی حالت ہوتی ہے۔ اور الہام میں نے بھی سنا۔ جو یہ تھا "برکات اللہ علیہ وعلے اہلہٖ"

میں نے کہا۔ کہ اس کے کیا معنے ہیں۔ جواب ملا۔ کہ برکت ہے خدا کی اُس پر اُس کے اہل پر۔ اور ان پر جو اس کے حلقہ میں ہیں۔ یعنی رعایا یعنی جو اس کو مانتے ہیں

(خاکسار محمد عالم احمدی اکونٹنٹ راولپنڈی)

انجمن احمدیہ شیخپور کا پہلا سالانہ جلسہ

انجمن ہذا کا پہلا سالانہ جلسہ ۲۰۔۲۱۔۲۲ ستمبر ۱۹۳۰ء کو قرار پایا۔ مرکز سے مولوی غلام احمد صاحب مجاہد مولوی عبد الغفور صاحب اور گیانی واحد حسین صاحب تشریف لائے۔ باوجود اس بات کے کہ زمیندار طبقہ کی ان دنوں از حد مصروفیت ہے۔ دور دور کے احمدی احباب جلسہ میں شریک ہوئے۔ اور مقامی اور ارد گرد کے غیر احمدی بھی کثرت سے شامل جلسہ ہوتے تھے۔ اور رات کو حاضری غیر معمولی ہوتی تھی۔ مستورات بھی شامل ہوئی ہیں۔

مولوی غلام احمد صاحب مجاہد و مولوی عبد الغفور صاحب نے وفات مسیح ناصری۔ امت محمدیہ میں اجرائے رحمت (نبوت) اور صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قرآن کریم کی آیات سے مدلل تقریریں فرمائیں۔ جو اپنے اندر ایک خاص کشش رکھتی تھیں۔ جس کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے۔ کہ بہت سے غیر احمدی اصحاب حیات مسیح ناصری کے گمراہ کن عقیدہ سے بیزار ہو گئے ہیں۔ اور دو اصحاب نے دوران جلسہ میں بیعت کا اعلان کیا۔ اللہ تعالےٰ ان کو استقامت بخشے۔ ہر دو مولینا صاحبان نے اعتراضات کا موقعہ دیا۔ مگر کسی صاحب نے کوئی اعتراض پیش نہ کیا۔

گیانی واحد حسین صاحب نے باوا نانک علیہ الرحمۃ کا مذہب۔ اور صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مقبول عام تقریریں فرمائیں۔ گیانی صاحب نے گرنتھ صاحب اور جنم ساکھی بھائی بالا والی میں سے پندرہ بیس دلائل سے باوا صاحب کا مسلمان ہونا اور ہندو عقائد سے بیزار ہونا ثابت کیا۔ اسی طرح ہر دو کتب مذکورہ سے صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مدلل تقریریں فرمائیں۔ گیانی صاحب کی تقریروں نے مسلم اور غیر مسلم اصحاب پر بہت اثر کیا۔ ایک سکھ صاحب نے اعتراض کیا۔ جس کا تسلی بخش جواب دیا گیا۔

ہمارے گاؤں کے ایک قبر پرست مجاور نے صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس گجرات کی خدمت میں ہمارے جلسہ کو بند کرانے کی غرض سے درخواست گذرائی۔ مگر آخر وہ بے مراد رہا۔ اور ہمارا جلسہ خدا کے فضل سے بخیر و خوبی خاص اثرات کے ماتحت ختم ہوا۔ اور دشمن کو روسیاہ ہونا پڑا ؛؛

(خاکسار نادر علی سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ شیخپور ضلع گجرات)

رسالہ "جامعہ احمدیہ"

سال رواں میں اس نام کا ایک رسالہ جامعہ احمدیہ کے طلباء نے جاری کیا تھا۔ جس کا تیسرا نمبر اب شایع ہے۔ جو پہلے دو نمبروں سے بہ وجوہ برتر ہے۔ مضامین بہت دلچسپ ہیں۔ اور اسے علمی۔ اور تاریخی مضامین کا ایک مرقع کہنا بیجا نہ ہوگا۔ کتابت طباعت نہایت اچھی اور دیدہ زیب ہے۔ کاغذ بھی عمدہ لگایا گیا ہے۔ دوستوں کو چاہئے۔ اس رسالہ کی سرپرستی ... کریں اور اپنے نوجوانوں کو اس سے مستفید فرمانے کی کوشش کریں۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ سالانہ ہے جو بہت معمولی ہے

24

ہمدردانہ مشورہ

بھائیو! بی اے - ایم - اے ہونے میں عمر بھی گئی - اور ہزاروں روپیہ جو خرچ ہوا - اسکی واپسی کی بھی امید نہیں - اب ہمارا مشورہ ہے - کہ صابون بنانا سیکھ لو - اس طرح انشاء اللہ آپ بھی بہت جلد مالا مال ہوجائینگے - اور بی - اے - ایم - اے جو بیکار ہیں - وہ بھی آپ کے کارخانہ میں ملازم ہوکر خوشحال ہوجائینگے - یہ مذاق نہیں - امر واقعہ ہے - یقین کے لئے مثالیں موجود ہیں - ہم یہ عالی پایہ ہنر آجکل کوڑیوں کے مول سکھلا رہے ہیں - اعتبار نہ آئے - تو تحریر کرالو - کہ اگر ہم اصلی سنلائٹ اور نہانیکے اعلیٰ ترین صابون اور بے مثال کپڑا دھونے کے ۲ سیر سے آٹھ سیر فی روپیہ کے صابون آپکو گھر بیٹھے بٹھائے - صرف تین روپیہ فیس میں تمام و کمال نہ سکھلادیں - تو پچاس روپیہ ہم ہرجانہ دینگے - یہ رعایت صرف چند روز ہے - اور صرف ہم ہی آپکو اس حقیر فیس کے عوض یہ لاکھوں روپے کا ہنر بتا رہے ہیں - ورنہ یہ بیش قیمت راز اس طرح بے بخل کوئی نہیں کھول سکتا - بے شمار سارٹیفکیٹ ہماری تصدیق کے ملاحظہ کیلئے موجود ہیں - نسخہ جات بذریعہ وی پی بھیجے جاتے ہیں - جلدی آرڈر دیجئے - ورنہ میعاد گذرنیکے بعد پچھتانا پڑیگا - ایک اعلیٰ درجہ کے خضاب کا اور دوسرا بال اڑانیکے پوڈر کا نسخہ لکھکر مفت انعام کے طور پر نذر کیا جائیگا - مزید خط و کتابت کے لئے واپسی خط لکھیں :- پتہ :- مینجر کوہ نور سوپ ٹرننگ سکول - لال کرتی بازار - میرٹھ چھاؤنی :-

آپ

الفضل میں کم از کم تین ماہ کے لئے اپنا اشتہار دے کر تجربہ کر لیجئے - کہ کس قدر فروغ آپ کی تجارت کو ہوتا ہے - کیونکہ ہر طبقے ہر مذاق کے لوگوں میں پڑھا جاتا ہے :-

زرنگار امیرانہ جوتیاں

پہنئے - کیونکہ ہم نے محصول ڈاک نصف کر دیا ہے - اور یہ جوتیاں مقابلةً دیرپا خوشنما اور ارزاں ہیں - ان پر سنہری کام نہایت وضعداری سے کیا گیا ہے - قیمت درجہ خاص ۳ روپے درجہ اول ۲ روپے ۱۲ آنے - درجہ دوم ۱ روپیہ ۱۲ آنے - درجہ سوم صرف ۱ روپیہ ۸ آنے جوڑہ کے عمر زائد ہونگے - ملنے کا پتہ :- سلطان سپلائی سٹور شوز مینوفیکچرز لدھیانہ (پنجاب)

احمدیہ سالانہ جلسہ کے موقعہ تک خاص رعایت یعنی قیمتیں بہت کم کر دی ہیں - جلد آرڈر دیں - ورنہ بعد میں پچھتانا پڑیگا - اور ناپسندیدہ مال ایک ہفتہ تک واپس لیا جائیگا -

	اصلی قیمت	رعایتی
ریشمی مشہدی لنگی - ۶ گز	صہر	سیعہ
ریشمی امیرانہ صافہ ۶ گز	صہ ر	سیعہ
پشاوری لنگی ۶ گز	للعہ ر	۹ روپے
کلاہ زربفت مخملی و کنادیزی پشاوری فیشن	للعہ سے عہ تک	یکم روپیہ سے للعہ تک
رومال ریشمی فی درجن	للعہ سے عہ تک	۱ روپیہ سے للعہ تک
امیرانہ بستر نما تولیہ پھولدار ۲ × ۱ گز	صہ ر	سیعہ

علی برادرز اینڈ کمپنی سوداگران لنگی پھلہ لدھیانہ (انڈیا)

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہوجاتے ہیں - یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے - یا مردہ پیدا ہوتے ہیں - ان کو عوام اٹھرا کہتے ہیں - اس مرض کے لئے حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب مرحوم شاہی حکیم کی مجرب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے - یہ گولیاں آپ کی مجرب مقبول اور مشہور ہیں - اور ان گھروں کا چراغ ہیں - جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں - کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں - ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت اور اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہوکر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے - قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنے (عہ)

شروع حمل سے آخر رضاعت تک قریباً ۹ تولہ خرچ ہوتی ہیں - ایکدفعہ منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائیگا :-

ملنے کا پتہ

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۹ر اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ مس زتشی جسے کالج پر پکٹنگ لگانے کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس نے عدالت میں حاضر ہونے سے اس وجہ سے انکار کر دیا۔ کہ اس کے سارے رشتہ داروں کو بغرض ملاقات جیل خانہ میں آنے کی اجازت نہیں دی گئی۔

لکھنؤ ۸ر اکتوبر کی ایک خبر ہے۔ کہ مہاراجہ محمود آباد نے خرابیٔ صحت کی وجہ سے گول میز کانفرنس میں شرکت کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔

۹ر اکتوبر کو شہزادہ محمد ظاہر خان فرنٹیئر میل سے لاہور ریلوے سٹیشن پر پہونچے۔ ہزاروں کی تعداد میں مسلمان سٹیشن پر ان کے استقبال کے لئے موجود تھے

حکومت نے بورسد کے دیہاتیوں کو نوٹس دیا ہے کہ ۵ر اکتوبر سے پہلے مالیہ ادا کر دیں۔ لیکن وہ دیہات چھوڑ گئے۔ اور اپنا سامان اٹھا کر لے گئے ہیں۔ اور بعض نے کھلے میدان میں خیموں میں رہنا شروع کر دیا ہے

مدراس میں حکومت نے تین ماہ کے مزید عرصے کے لئے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے۔

۸ر اکتوبر کو مسز جے۔ کے زتشی لیکچرار زنانہ کالج نے گورنمنٹ کی متشددانہ پالسی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے ملازمت سے استعفیٰ دیدیا

۸ر اکتوبر کو دارا پور ضلع کانپور میں جبکہ پولیس چند ستیہ گرہیوں کو گرفتار کر کے تھانہ کی طرف لے جا رہی تھی۔ دیہاتیوں نے گاندھی کی جے کے نعرے بلند کئے اور تھانہ کے دروازہ پر حملہ کر دیا۔ جس پر پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ ہجوم نے بھی پولیس پر سنگباری کی۔ گولی سے ایک آدمی ہلاک اور ۱۴ زخمی ہوئے ؀

۸ر اکتوبر کو ریاست بنارس کے ایک شہر رام نگر کی تلاشی کے دوران میں انہوں نے چار پستول اور کچھ کارتوس برآمد کئے۔ ایک آدمی گرفتار کیا گیا ؀

کلکتہ کی خبر ہے۔ کہ ۸ر اکتوبر کو سات ستیہ گرہیوں نے جو ہگلی جیل میں قید تھے۔ معافی مانگ کر رہائی حاصل کر لی۔ اور آئندہ کے لئے عہد کر لیا۔ کہ وہ کسی سیاسی تحریک میں حصہ نہ لینگے۔

ناگپور کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں تعزیری پولیس اور دیہاتیوں میں تصادم ہو گیا جس سے دو اشخاص ہلاک ہو گئے ؀

بمبئی میں کانگریسی والنٹیروں نے انگریزی دوا فروشوں کی دوکانوں پر پکٹنگ کر دیا ہے۔ چنانچہ بعض نے تو عہد کر لیا ہے۔ کہ اب وہ انگریزی دوائیاں نہ بیچیں گے۔

سر عبدالقیوم ۸ر اکتوبر کو کانفرنس میں شرکت کی غرض سے لندن روانہ ہو گئے۔

رگبی۔ ۶ر اکتوبر کو انگلستان سے آسٹریلیا تک پرواز کرنے کے لئے دو ہوا باز روانہ ہوئے ہیں۔ وہ دن رات پرواز جاری رکھیں گے۔ اور امید ہے۔ کہ سات دن میں سفر ختم کر لیں گے ؀

ہیگ۔ ۷ر اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ حکومت ترکیہ نے ولندیزی طیاروں کو اپنے علاقہ پر سے گذرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ اور وہ اس بات پر مصر ہے۔ کہ ہر ایک ولندیزی طیارہ گذرتے وقت اجازت لے۔

بمبئی ۸ر اکتوبر۔ کئی ہفتوں کی خاموشی کے بعد ناسک کے مشہور ڈاکو قانا نے پھر غارت گری شروع کر دی ہے۔ اس نے ایک مارواڑی کو مجبور کیا۔ کہ وہ اپنی تمام قیمتی چیزیں اس کے حوالہ کر دے ؀

امرتسر ۸ر اکتوبر کو پولیس نے گیہوں، چاول اور کھانے کی دوسری چیزوں کے گوداموں پر بازار کٹڑہ جلیانوالہ میں تاخت کی۔ اور ۹ لاریاں بھر کر اس خیال سے کہ یہ کانگریس کا مال ہے۔ اپنے ہمراہ لے گئی ؀

دہلی۔ ۸ر اکتوبر کو سینٹ سٹیفن کرسچن کالج دہلی پر قومی جھنڈا لہرایا گیا۔ اور منتظمان کالج کی طرف سے اس کے خلاف کسی قسم کا اعتراض نہیں کیا گیا ؀

کراچی میں ۸ر اکتوبر کو دو سو خواتین نے عین مجمع میں نمک بنایا۔ اور بعد میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں ضبط شدہ لٹریچر پڑھا گیا۔ اختتام جلسہ پر بدیشی کپڑوں کا ایک مجسمہ بنایا گیا۔ جس کو آگ لگا دی گئی۔ جو متواتر تین گھنٹے تک جلتی رہی ؀

لندن ۸ر اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ گول میز کانفرنس میں ہندوستان کے کل مندوبین کی تعداد ۸۹ ہے۔ ۱۶ ریاست ہائے ہند کے۔ ۶۰ برطانوی ہند سے اور ۱۳ برطانوی حکومت کے ؀

برلن میں ۸ر اکتوبر کو آدھی رات کے بعد زلزلے کے جھٹکے دس منٹ میں تین بار محسوس ہوئے۔ لوگ بستروں سے نیچے گر پڑے۔ کھڑکیاں ٹوٹ گئیں۔ لیکن کوئی موت واقع نہیں ہوئی۔

۱۴ر اکتوبر کو میانوالی جیل میں ایک مسلمان نے شادی کے موقعہ پر اپنی غربت کی وجہ سے گائے ذبح کرنی چاہی۔ جس کی اطلاع کانگریسی ہندوؤں کو ہوئی۔ وہ فوراً آئے۔ اور اسے بے عزت اور ذلیل کرنے کی دھمکی دی۔ جس کی بناء پر اس غریب مسلمان نے گائے خریدی ہوئی واپس کر دی۔ اور دُنبہ وغیرہ خرید کر ذبح کیا ؀

شملہ۔ ۱۰ر اکتوبر۔ وائسرائے کی طرف سے نانواں آرڈیننس جاری کیا گیا۔ جس کی رُو سے اُن مقامات کو جن پر خلاف قانون جماعتیں قابض ہونگی۔ حکومت کو ضبط کرنے کا اختیار ہوگا۔

لاہور میں ۱۰ر اکتوبر کو گورنمنٹ کالج پر پکٹنگ کرنے والی عورتوں کے مقدمہ کا فیصلہ سُنا دیا گیا۔ اس میں ۱۵ عورتوں کو ایک ایک ماہ قید اور پچاس پچاس روپے جرمانہ کی سزا ہوئی۔ ایک کو بری کر دیا گیا۔ چار عورتوں کے علاوہ باقی کو "بی" کلاس دی گئی۔

الہ آباد کی ایک اطلاع ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو کو بجائے ۱۰ر اکتوبر کے ۱۵ر اکتوبر کو رہا کیا جائے گا ؀

ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات بمبئی کی ایک رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سندھ میں اب سیلاب کا پانی کم ہو رہا ہے۔ گورنمنٹ نے دو لاکھ روپیہ امداد کے لئے منظور کیا ہے۔ سیلاب کا اثر ساڑھے پانچ لاکھ ایکڑ زمین پر ہوا۔ جس میں سے تین لاکھ ایکڑ رقبہ زیر کاشت تھا۔ گورنمنٹ کو زر مالیہ سے ۷ لاکھ روپیہ نقصان ہوا۔ ۹ سو گاؤں تباہ ہوئے۔ چالیس ہزار آدمی بے خانماں ہو گئے ؀

لاہور کی میونسپل کمیٹی نے یہ ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ کہ لاہور کے تنگ رستوں کو فراخ کر دیا جائے اور تھڑوں کو گرا دیا جائے ؀

امریکہ کی ایک رپورٹ سے ثابت ہے۔ کہ امریکہ کے موٹر ڈرائیور شراب پی کر موٹر چلاتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ان شرابیوں کی مہربانی سے ۱۰ ہزار آدمی ہلاک اور ۵ لاکھ زخمی ہوئے ہیں۔ جس کی وجہ سے شرح اموات بہت بڑھ گئی ہے

برلن کی ایک اطلاع ہے۔ کہ جرمن میں انتخابات کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ لیکن انتخابات کی وجہ سے بعض مقامات پر لڑائیاں بھی ہوئیں جن کی وجہ سے چھ آدمی ہلاک اور بہت سے زخمی ہوئے۔ ایک ہزار گرفتاریاں عمل میں آئیں۔

دہلی۔ ۹ر اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ ہر ایک گھر سے کم از کم ایک آدمی اور ایک عورت قومی تحریک میں حصہ لینے کے لئے بھرتی کئے جانے کی تحریک زور پکڑتی جاتی ہے اور جو گھر اس تحریک میں شامل نہ ہوگا۔ اس پر پکٹنگ کیا جائیگا۔ چنانچہ دہلی کے کوچہ پاتی رام میں اس کی ابتداء ہو گئی ہے ؀

(ملک عبدالرحمٰن قادیانی) پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر [illegible] کے لئے قادیان سے شائع کیا